پاک افغان بارڈر مینجمنٹ ناگزیر

وطنِ عزیز میں جب بھی دہشت گردی کا کوئی واقعہ پیش آیا ہے اِس کے تانے بانے ہمیشہ افغانستان سے ہی جا کر ملتے ہیں اور اب تو وہاں داعش کے قدم جمانے کے شواہد بھی موجود ہیں۔ پاکستان سے بھاگے ہوئے دہشت گرد بھی افغانستان کو اپنا ٹھکانہ بنائے ہوئے ہیں۔ دونوں ممالک کے مابین 2200 کلومیٹر طویل سرحدی علاقہ، آزاد آمدورفت ہونے اور موثر بارڈر مینجمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے افغانستان میں چھپے انتہا پسند اور دہشت گرد وطنِ عزیز کی سلامتی کیلئے مستقل خطرہ ہیں۔ دوسری طرف افغان حکومت اپنے ملکی عدم استحکام کا بے بنیاد الزام بھی پاکستان پر لگاتی ہے۔ اِس صورتحال کے تناظر میں پاکستان کا ہمیشہ سے اصرار تھا کہ دونوں ممالک میں پائیدار امن و استحکام کے قیام کیلئے بارڈر مینجمنٹ کی جائے، مگر افغان حکومت کی نیت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے یہ معاملہ التواء کا شکار رہا ہے۔ ملکی سلامتی کو یقینی بنانے اور افغانستان کی طرف سے بارڈر مینجمنٹ کیلئے عدم تعاون کے باعث پاکستان نے از خود پاک افغان سرحد پر باڑ لگانے کا کام شروع کر دیا ہے اور اب تک 37 کلومیٹر لمبی باڑ لگائی جا چکی ہے۔ افغانستان کیساتھ ملحق تمام سرحد پر مرحلہ وار باڑ لگائی جائے گی۔ پہلے مرحلے میں زیادہ دراندازی والے علاقوں باجوڑ، مہمند اور خیبر ایجنسیز میں باڑ کی تنصیب مکمل ہو چکی ہے اور دوسرے مرحلے میں باقی تمام سرحد بشمول بلوچستان میں باڑ کا کام مکمل کر لیا جائے گا جبکہ سرحدی نگرانی کو مزید بہتر بنانے کیلئے نئی چوکیاں بھی تعمیر کی گئی ہیں۔ بارڈر مینجمنٹ کے حوالے سے پاک فوج کا یہ اقدام لائقِ تحسین ہے۔ محفوظ پاک افغان سرحد دونوں ممالک کے مشترکہ مفاد میں ہے۔ خطے میں پائیدار امن و استحکام کیلئے بھی سرحدی سیکورٹی کا موثر طور پر مربوط نظام ضروری ہے۔ باڑ لگانے سے سرحد پار سے غیر قانونی آمدورفت ختم ہو جائے گی اور جو لوگ قانونی طور پر بھی پاک سرزمین پر قدم رکھیں گے وہ بھی ضابطے کے پابند ہو جائیں گے۔ افغانستان کی طرف سے ملکی عدم استحکام کا الزام بھی نہیں لگ سکے گا۔

www.jang.com.pk